فقہ واجتہاد

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

بہ امرِ ضرورت کھڑے ہوکر کھانے پینے کا مسئلہ

اس شمارے میں دو مضامین شائع کیے جارہے ہیں جن میں کھڑے ہوکر کھانے پینے اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اجازت کو پیش کیا گیا ہے اور ان سلسلے میں اجازت پر مبنی تمام احادیث کو یہاں ذکر کیا گیا ہے لیکن ان احادیث کا مدعا اس سے زیادہ نہیں کہ یہ بتایا جائے کہ کھڑے ہوکر کھانا پینا یا پیشاب کرنا مطلقاً حرام نہیں ہیں بلکہ ضرورت کے پیش نظر شریعت سے ایسا کرنے کا جواز مل سکتا ہے۔اِس سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ اسلام میں دونوں صورتیں یکساں حکم رکھتی ہیں، درست نہیں جس پر فقہا کے متعدد اقوال، اسلامی معاشروں کی ہمیشہ سے چلی آنے والی روایات اور خود دورِ خیر القرون میں صحابہؓ کے درمیان پایا جانے والا تصور واضح دلیل ہے کہ وہ بھی ایسا کرنے والے کو عجیب اور اجنبی سمجھا کرتے۔ پھر محدثین نے 'عادل' شخص کی وضاحت کرتے ہوئے ان دونوں عادات کا بھی ذکر کیا ہے کہ ایسے کام خلافِ مروت تصور کیے جائیں گے۔اس کی وجہ نبی کریم ﷺ کے وہ واضح فرامین ہیں جو صحیح احادیث میں ملتے ہیں کہ آپ نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے روکا ہے۔حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے والے کو ڈانٹا اور بھول کر ایسا کرنے والے کو قے کرنے کا حکم دیا۔البتہ ماءِ زمزم کی یہ خصوصیت ہے کہ اسے کھڑے ہوکر پیا جاسکتا ہے۔ یہ تمام احکام صحیح مسلم کی احادیث نمبر ۵۲۴۲ تا ۵۲۵۲ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ نبی کریم کی ڈانٹ اور قے کرنے کا صحیح حکم اپنے مدعا میں واضح ہے۔

یہی صورتحال کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے بارے میں بھی ہے۔اس سلسلے میں نبی کریمؐ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی حدیث اور صحابہ کرامؓ کے عمل پر مبنی دو صحیح احادیث واضح دلیل ہیں جیسا کہ دوسرے مضمون کے آخر میں ان کو ذکر کیا گیا ہے، البتہ دیگر احادیث سے بامر ضرورت کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے جواز کا پہلو نکلتا ہے لیکن ان روایات کی بنیاد پر اس

www.KitaboSunnat.com

عمل کو عادت بنانا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کی طرح یکساں حیثیت دینا درست نہیں ہے۔ بلکہ ترجیح اور اصل حیثیت پہلی صورت کو ہی حاصل رہے گی اور ان کی گنجائش بہ امر ضرورت ہی نکالی جاسکتی ہے۔

یوں بھی یہ دونوں کام غیر مسلموں کی گہری مشابہت کا پہلو بھی رکھتے ہیں، نیز طبی نقطہ نظر سے بھی ان کی حمایت نہیں ملتی، چنانچہ اصل اور شریعت کے قریب طریقہ وہی ہے جس پر اسلامی معاشرہ عمل پیرا ہے۔ البتہ دوسرے طریقے کو علی الاطلاق حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ح م)

ایک دفعہ چند عرب مشائخ کی معیت میں بھکر کی ایک مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہم مغرب کی اذان سے تھوڑی ہی دیر قبل وہاں پہنچے۔ عرب مشائخ تحیة المسجد کا بہت زیادہ التزام کرتے ہیں۔ چونکہ مغرب کی اذان ہونے والی تھی۔ ایک صاحب نے کھڑے ہوکر نماز کا انتظار کیا۔ اس دوران اُنہیں پانی پینے کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش کرلیا۔ وہاں ایک نوجوان موجود تھے جن کی نیکی اور علم دوستی پر کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کتبِ حدیث کے اُردو تراجم کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے دیکھا تو برداشت نہ کرسکے اور آدابِ محفل اور آدابِ میزبانی کو پس پشت ڈال کر ناشائستہ انداز میں بحث شروع کردی۔ اُنہیں سمجھایا گیا کہ واقعی کھانے پینے کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ بیٹھ کر کھانا پینا چاہیے۔ تاہم اگر کبھی کبھار آدمی کھڑے ہوکر کھا یا پی لے تو اس کی گنجائش ہے۔ مگر وہ نوجوان اپنی بات پر مصر رہے بلکہ انہوں نے نازیبا انداز سے مجادلہ شروع کردیا۔ چند ایک اور مواقع پر بھی اس قسم کی صورتِ حال پیش آئی تو مناسب معلوم ہوا کہ اس موضوع پر حاصل مطالعہ کو مرتب کردیا جائے تاکہ اس کا افادۂ عام ہو۔

اصل موضوع کو شروع کرنے سے پہلے یہ وضاحت کردینا مناسب ہے کہ راقم الحروف نے کبھی کھڑے ہوکر کھانے پینے کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ البتہ اس بارے میں اس کا موقف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے واقعی منع فرمایا ہے۔ البتہ آپؐ نے اور بعض صحابہ کرامؓ نے بسا اوقات کھڑے ہوکر کھایا اور پیا ہے۔ اس لئے کسی ضرورت یا

www.KitaboSunnat.com

مجبوری کے تحت کھڑے ہوکر کھانے پینے کی گنجائش ہے، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، اس کے باوجود کتبِ حدیث میں بیان ہے کہ ایک بار آپؐ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تھا۔ علماء حدیث نے اس کی شرح میں صراحت کی ہے کہ آپؐ کا یہ عمل بیانِ جواز کے لئے تھا اور بعض کا خیال ہے کہ آپؐ نے اس مقام کی نجاست کی بنا پر کھڑے ہوکر پیشاب کیا تھا یا آپؐ کے گھٹنوں میں درد تھا جس کی وجہ سے آپ کے لئے بیٹھنا ممکن نہ تھا۔ بہرحال وجہ کچھ بھی ہو، ممانعت کے حکم کے باوجود آپؐ نے یہ عمل کرکے واضح کردیا کہ اگر کبھی بہ امرِ ضرورت کھڑے ہوکر پیشاب کرلیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

یہی صورت کھانے پینے کی ہے کہ کھڑے ہوکر کھانے پینے کو عادت بنالینا خلافِ سنت اور غیر مستحسن ہے۔ تاہم کسی ضرورت کے تحت کبھی اگر کھڑے ہوکر کچھ کھا پی لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جن احادیث میں کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے، ان میں یہ حکم تحریم کے لئے نہیں بلکہ محض تنزیہ (کراہت) کے طور پر ہے۔

① عن أم الفضل بنت الحارث أن ناسًا اختلفوا عندها يوم عرفة في صوم النبيﷺ فقال بعضهم: هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فأرسلتُ إليه بقدح وهو واقف على بعيره فَشَرِبَهٗ (صحیح بخاری: کتاب الحج، حدیث:۱۶۶۱، کتاب الصوم، حدیث:۱۹۸۸، کتاب الاشربہ، حدیث:۵۶۱۸)

''اُمّ الفضل دختر حارث کا بیان ہے کہ عرفہ کے دن ان کے ہاں لوگوں میں نبی ﷺ کے روزہ کی بابت اختلاف ہوگیا۔ بعض نے کہا کہ آپؐ نے روزہ رکھا ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ آپؐ روزہ سے نہیں تو میں نے آپؐ کی خدمت میں ایک پیالہ بھجوایا، آپؐ اس وقت اپنے اونٹ پر کھڑے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے وہ پی لیا۔''

② عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ دخل على أم سليم وفي البيت قربةٌ معلقةٌ فشرِب مِنْ فِيْهَا وهوقائمٌ قال فقطعت أمُّ سليم فَمَ القِرْبَةِ فهو عندنا (سنن دارمی: کتاب الاشربہ، باب فی الشرب قائما، حدیث:۲۱۳۰ اور شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ شرب رسول اللہ ﷺ اور مسند احمد:۳/۱۱۹،۶/۳۷۶،۴۳۱)

''انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اُمّ سلیمؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان کے گھر

www.KitaboSunnat.com

میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش کیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اُمّ سلیمؓ نے مشکیزے کا منہ کاٹ کر بطورِ تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ ہمارے ہاں موجود ہے۔''

③ عن عائشة قالت شرب رسول الله ﷺ قائمًا وقاعدًا ومشىٰ حافيًا وناعلًا وانصرف عن يمينه و شماله (مسند احمد:۶/۸۷)

''اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر بھی پیا اور بیٹھ کر بھی۔ آپ ننگے پاؤں بھی چلے اور جوتا پہن کر بھی۔ اور نماز سے فارغ ہوکر مقتدیوں کی طرف کبھی دائیں طرف سے مڑتے اور کبھی بائیں جانب سے۔''

④ عن مسلم سأل أباهريرة عن الشرب قائما قال يا ابن أخي رأيت رسول الله ﷺ عَقَلَ رَاحِلَتَهٗ وهي مُنَاخَةٌ وأنا آخذ بخطامها أو زمامها واضعًا رجلي على يدها فجاء نَفَرٌ من قريش فقاموا حوله فأتىٰ رسول الله ﷺ بإناءٍ مّن لبن فشرب وهو على راحلته ثم ناول الذي يليه عن يمينه فشرب قائمًا حتى شَرِبَ القومُ كلُّهم قيامًا (احمد:۲/۲۶۰)

''مسلم کا بیان ہے کہ اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے بحالتِ قیام پینے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے (ابوہریرہؓ) نے فرمایا، بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی سواری کی ٹانگ کو رسی سے باندھا۔ وہ بیٹھی ہوئی تھی اور میں اس کے ایک ہاتھ (اگلی ٹانگ) پر اپنا پاؤں رکھے اس کی مہار پکڑے ہوئے تھا۔ اسی دوران کچھ قریشی لوگ آگئے اور آپؐ کے اردگرد کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ سواری کے اوپر ہی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران آپؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپؐ نے دودھ نوش فرمایا اور اس کے بعد اپنی داہنی جانب کھڑے ایک آدمی کو دیا۔ اس آدمی نے کھڑے کھڑے دودھ پیا۔ یہاں تک کہ سب لوگوں نے کھڑے کھڑے دودھ پیا۔''

⑤ عن النزال قال أُتِيَ عليٌّ رضى الله عنه علىٰ باب الرحبة بِمَاءٍ فشرِبَ قائمًا فقال: إنَّ ناسًا يكرَه أحدُهم أن يَشْرَبَ وهو قائمٌ وإني رأيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كما رأيتُموني فعلتُ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح بخاری: کتاب الاشربہ، باب الشرب قائما، حدیث: ۵۶۱۵ و شمائل ترمذی)

''نزال کا بیان ہے کہ باب الرحبہ کے قریب سیدنا علیؓ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو اُنہوں نے کھڑے کھڑے پی لیا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ کچھ لوگ بحالتِ قیام نوش کرنے کو پسند نہیں کرتے، حالانکہ میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اسی طرح کیا تھا جیسا کہ تم نے مجھے کرتے دیکھا۔''

⑥ عن زاذان وميسرة أنَّ عليَّ بْنَ أبي طالب شَرِبَ قائمًا فنظر الناس إليه كأنهم أنكروه فقال ماتنظرون أن أشرب قائمًا فقد رأيت النبيﷺ يشرب قائمًا ، وإن أشرب قاعدًا فقد رأيت النبیﷺ يشرب قاعدًا

''زاذان اور میسرہ کا بیان ہے کہ سیدنا علیؓ بن ابو طالب نے بحالتِ قیام پانی نوش فرمایا، لوگوں نے عجیب نظروں سے اُن کی طرف دیکھا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ میں اگر کھڑے ہوکر پیوں تو درست ہے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو بحالتِ قیام نوش فرماتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر نوش کروں تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے بھی نوش فرماتے دیکھا ہے۔'' (مسند احمد: ۱/۱۰۱،۱۳۴،۱۱۴،۱۳۶)

⑦ عن عيسىٰ بن عبدالله بن أُنَـيْس عن أبيه قال رأيتُ النبيَّ ﷺ قَامَ إلى قِربةٍ معلّقةٍ فَخَنَثَهَا ثم شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ۳/۱۱۴، باب ماجاء في اختناث الأسقية)

''عبداللہ بن اُنیسؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ ایک لٹکتے مشکیزے کی طرف اُٹھے اور اس کے منہ کو اُلٹ کر اس سے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔''

⑧ عن كبشة قالت دخل عَلَيَّ رسول الله ﷺ فشرب مِن في قربة معلَّقة قائمًا فقمت إلى فيها فقطعته (جامع ترمذی مع تحفہ: ۳/۱۱۴، باب ماجاء في اختناث الأسقية ، سنن ابن ماجہ: کتاب الاشربہ، باب الشرب قائمًا، حدیث: ۳۴۲۳، مسند احمد: ۶/۴۳۴، شمائل ترمذی: باب ماجاء صفۃ شرب رسول اللہ ﷺ)

''کبشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے بحالتِ قیام اس کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو میں نے اس مشکیزہ کا منہ کاٹ کر بطورِ

www.KitaboSunnat.com

تبرک رکھ لیا۔'' (موارد الظمان الی زوائد ابن حبان: ص ۳۳۳، حدیث:۱۳۷۲، کتاب الاشربہ)

اس حدیث کو امام نوویؒ نے ریاض الصالحین (ص ۳۳۹) میں بیان کیا اور اس کی شرح میں لکھا ہے کہ هذا الحديث محمول على بيان الجواز کہ یہ حدیث اس بات پر محمول ہے کہ اس میں کھڑے ہوکر پینے کا جواز بیان ہوا ہے۔ بلکہ مزید برآں امام نوویؒ نے اس حدیث اور اس باب کی دیگر احادیث ذکر کرنے سے پہلے جو تبویب کی ہے، وہ انتہائی واضح ہے۔وہ رقم طراز ہیں: باب كراهة الشرب من فم القِرْبة ونحوها وبيان أنه كراهة تنزيه لا تحريم

''مشکیزہ یا اس قسم کی کسی چیز کو منہ لگا کر پانی پانا مکروہ ہے، تاہم حرام نہیں۔''

امام نوویؒ نے اس سے آگے نیا باب بایں الفاظ قائم کیا ہے: باب بيان جواز الشرب قائمًا و بيان أن الأكمل والأفضل الشرب قاعدًا

کہ ''کھڑے کھڑے پانی پینے کا جواز اور بیٹھ کر پینے کے افضل ہونے کا بیان''

نیز امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں ایک حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں:

فهذا الحديث يدل على أن النهى ليس للتحريم

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پینے کی نہی بیانِ حرمت کے لئے نہیں۔''

⑨ عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص عن أبيها أن النبيﷺ كان يشرب قائمًا (شمائل ترمذی: باب ماجاء فی صفۃ شرب رسول اللہ ﷺ)

''سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ نبیؐ کھڑے ہوکر بھی پانی وغیرہ نوش فرمالیا کرتے تھے۔''

⑩ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال رأيت رسول اللهﷺ ينفتل عن يمينه وعن شماله ورأيته صلّى حافيًا ومنتعلًا ورأيته يَشْرَبُ قائمًا وقاعدًا (مسند احمد:۲/۱۷۴، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۹۰، ۲۰۶، ۲۱۵، شمائل ترمذی: باب ماجاء فی شرب رسول اللہ ﷺ)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپؐ نماز سے فارغ ہوکر کبھی داہنی جانب سے مڑتے اور کبھی بائیں جانب

www.KitaboSunnat.com

سے۔ اور میں نے آپ ؐ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے بھی دیکھا ہے اور جوتے اُتار کر بھی۔ نیز میں نے آپ ؐ کو کھڑے ہوکر نوش فرماتے بھی دیکھا ہے اور بیٹھ کر بھی۔''

⑪ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال رأيت رسول اللهﷺ يشرب قائمًا وقاعدًا (جامع ترمذی مع تحفہ:۱۱۲/۳)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کھڑے ہوکر بھی پی لیتے تھے اور بیٹھ کر بھی۔''

صحابہ کرامؓ کا عمل

مذکورہ بالا تمام احادیث میں رسول ﷺ کی فعلی اور تقریری احادیث سے معلوم ہوا کہ کبھی کبھار بامرضرورت کھڑے ہوکر پی لینے کی اجازت اور گنجائش ہے۔ آیئے صحابہ کرامؓ کا عمل بھی دیکھ لیں:

① عن أبي جعفر القاري أنه قال رأيت عبد الله بن عمر ليشرب قائما (موطأ إمام مالك، باب ماجاء في شرب الرجل وهو قائم)

''ابوجعفر القاری کا بیان ہے، میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو کھڑے ہوئے پانی پیتے دیکھا۔''

② عن ابن عمر قال كنا نأكل على عهد رسول ﷺ ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام (جامع ترمذی: ابواب الاشربہ، سنن ابن ماجہ: کتاب الاطعمہ حدیث:۳۳۰۱، سنن دارمی: کتاب الاشربہ، باب فی الشرب قائما، حدیث:۲۱۳۱)

''ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں چلتے پھرتے کھا پی لیتے اور کھڑے کھڑے پی لیا کرتے تھے۔''

③ عن ابن عمر قال كنا نأكل ونحن نمشي ونشرب قيامًا على عهد رسول الله ﷺ

(موارد الظمان الی زوائد ابن حبان: ص۳۳۳، کتاب الاشربہ: حدیث:۱۳۶۹)

''ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں چلتے پھرتے کھا لیا کرتے اور کھڑے کھڑے پی لیا کرتے تھے۔''

④ عن ابن عمر قال كنا على عهد رسول اللهﷺ نشرب قيامًا ونأكل

ونحن نسعی (مسند طیالسی (مبوب):۳۳۳/۱، باب ماجاء فی الشرب قائمًا)

''ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں کھڑے کھڑے پانی پی لیتے اور چلتے چلتے یا دوڑتے دوڑتے کھالیا کرتے تھے۔''

⑤ عن ابن شهاب أن عائشة أُمّ المومنين وسعد بن أبي وقاص كانا لَا يَرَيَانِ يشرب الإنسان وهو قائم بأسًا

(مؤطا امام مالک، باب ماجاء في شرب الرجل وهو قائم)

''ابن شہاب کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین سیدہ عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے کھڑے پانی پینے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔''

⑥ عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه أنه كان يشرب قائمًا

''عبداللہ بن زبیرؓ کھڑے کھڑے پانی وغیرہ پی لیا کرتے تھے۔'' (موطأ مالک: باب ایضاً)

مرفوع صحیح احادیث اور تعامل صحابہؓ کے ہوتے ہوئے مزید تائیدی بیان کی قطعاً ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پھر بھی قارئین کی تسلی کے لئے وضاحت کی جاتی ہے کہ کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع کی احادیث اور جواز کی احادیث کو جمع کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کھڑے ہوکر کھانا پینا علی الاطلاق حرام نہیں۔ تمام فقہاءِ محدثین نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے، جیسا کہ ہم حدیث نمبر ۸ کے ضمن میں امام مسلمؒ کی کچھ عبارت ذکر کر آئے ہیں۔

نیز فتح الباری ۸۲/۱۰ پر حافظ ابن حجرؒ نے امام مازریؒ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

اختلف الناس في هذا فذهب الجمهور إلى الجواز کہ ''اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے، البتہ جمہور کے نزدیک کھڑے کھڑے کھانا پینا جائز ہے۔''

حافظ ابن حجرؒ مزید رقم طراز ہیں:

ولا خلاف في جواز الأكل قائمًا والذى يظهر لي أن أحاديث شربه قائمًا تدل على الجواز وأحاديث النهي تحمل على الاستحباب والحث على ماهو أولىٰ وأكمل (فتح الباری: ۸۳/۱۰)

''کھڑے کھڑے کھانے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔ تمام احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے تو یہ سمجھ آئی ہے کہ جن احادیث میں آنحضرت ﷺ کے کھڑے ہوکر پینے کا ذکر

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ احادیث بحالتِ قیام پانی وغیرہ نوش کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور جن احادیث میں کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے ان کا تعلق محض استحباب سے ہے اور ان میں محض ترغیب ہے کہ بیٹھ کر کھانا پینا چاہئے۔''

امام قسطلانیؒ رقم طراز ہیں: واستدل بهذه الأحاديث على جواز الشرب قائمًا وهو مذهب الجمهور (ارشادالساری:۳۲۹/۸)

''ان احادیث سے کھڑے ہوکر پینے کے جواز کا استدلال کیا گیا ہے۔ جمہور علماے اُمت کا بھی یہی موقف ہے۔''

اب ہم آخر میں حافظ صلاح الدین یوسف کا توضیحی اقتباس پیش کرکے اس بحث کو سمیٹتے ہیں

''**فوائد:** ابتدا میں ذکر کردہ احادیث سے اگرچہ کھڑے کھڑے پانی پینے اور کھانے کا جواز ملتا ہے۔ لیکن ان پر عمل صرف بوقتِ ضرورت (یا مجبوری) ہی کیا جاسکتا ہے، ورنہ اصل مسئلہ یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، بیٹھ کر ہی کھایا پیا جائے، یہی افضل عمل ہے۔ آج دعوتوں میں کھڑے کھڑے کھانے کا رواج عام ہوگیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں سہولت یہ ہے کہ بیک وقت سارے لوگ فارغ ہوجاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اس کی قباحتوں کو جو اس ایک سہولت کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں، نہیں دیکھتے۔ اس میں ایک تو مغرب کی نقالی ہے جو کہ حرام ہے۔ دوسرے، نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ تیسرے، اس میں جو بھگدڑ مچتی ہے وہ کسی باوقار اور شریف قوم کے شایانِ شان نہیں۔ چوتھے، اس میں ڈھور ڈنگروں کے ساتھ مشابہت ہے۔ گویا اشرف المخلوقات انسانوں کو ڈھور ڈنگروں کی طرح چارہ ڈال کر کھول دیا جاتا ہے۔ پھر جو طوفانِ بدتمیزی برپا ہوتا ہے اس پر جانور بھی شاید شرما جاتے ہوں۔ پانچویں، انسان نما جانوروں کو باڑے یا اصطبل میں جمع کرنے کے لئے وقت پر آنے والوں کو نہایت اذیت ناک انتظار کی زحمت میں مبتلا رکھا جاتا ہے جس سے ان کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور انتظار کی شدید مشقت بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ ششم، اس انتظار کی گھڑیوں میں یا تو فلمی ریکارڈنگ سننے پر انسان مجبور ہوتا ہے یا بھانڈ میراثیوں کی جگتیں یا میوزک کی دھنیں سننے پر۔ ہفتم، یہ کہ اس طرح کھانا بھی بہت ضائع ہوتا ہے۔ بہرحال دعوتوں میں کھڑے کھڑے کھانے کا رواج یکسر غلط ہے اور مذکورہ سارے کام بھی شیطانی ہیں۔ اس لئے دعوتوں کا یہ انداز بالکل ناجائز اور حرام ہے، اس کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

www.KitaboSunnat.com